پروفیسر محمد اکرام تائب

نعت شریف

اُن کی شانِ سخاوت کا ہے یہ کرم ہاتھ خالی کوئی در سے آیا نہیں
اُن کے در سے ملا ہے مجھے اس قدر سر کسی اور در پہ جھکایا نہیں
ذات اُن کی خدائی کا شہکار ہے آپ سا پھر کسی کو بنایا نہیں
اُن کی ذاتِ مقدس کا پوچھو نہ تم نور ہی نور ہیں اُن کا سایہ نہیں
دیکھ کر اُن کے کوچہ و بازار کو باغِ فردوس بھی دل کو بھایا نہیں
اُن سے نسبت کا تائبؔ ہے یہ معجزہ آگ نے بھی جو مجھ کو جلایا نہیں

δ δ δ δ δ δ δ

جانباز مرزا مرحوم

.... حق کا بیڑا پار دیکھ!

شمع باطل کس طرح بجھتی ہے آخر کار دیکھ کس طرح ہوتا ہے آخر حق کا بیڑا پار دیکھ
کس طرح اسلام کے قدموں نے روندا کفر کو کس طرح کُچلا گیا ہے آستیں کا مار دیکھ
جھک گئے لات و ہبل توحید کے پرچم تلے فتح دیکھ اسلام کی اور قادیاں کی ہار دیکھ
رنگ لایا ہے شہیدانِ نبوت کا لہو کس طرح ٹوٹی ہے آخر کفر کی تلوار دیکھ
جس کی ہر اک سانس میں افرنگیوں کی جان تھی مر رہا ہے آج وہ برطانوی بیمار دیکھ
اُس کو دوزخ کا فرشتہ بھی بچا سکتا نہیں اس طرح پکڑا گیا ہے وقت کا غدّار دیکھ
جس کو ربوہ میں ''اوسارا'' تھا فرنگی راج نے دیکھ سکتا ہے تو وہ گرتی ہوئی دیوار دیکھ
معجزہ ہے یہ مدینے کی بڑی سرکارؐ کا کس طرح جمہور کے آگے جھکی سرکار دیکھ
''قادیانیت'' پہ ہے قہرِ خدا شعلہ فگن جل رہا ہے کس طرح برطانوی شہکار دیکھ

قادیاں کی مادیاں ، جانبازؔ آخر جھک گئیں
ہاں مگر لہرا رہا ہے پرچمِ احرار دیکھ